



علم النحو و عکسئ

مع ترکیب امثله

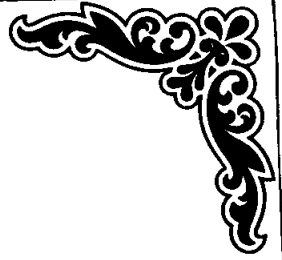
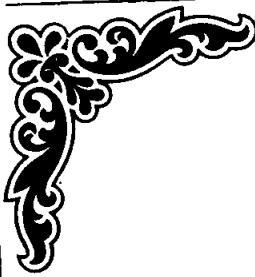
مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد چغتائی



ناشر

مدیریت کتب خانہ آرمباغ کراچی



علم النحو و عکسہ



مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد چٹھاوی



مکتبہ خالد بن ولید
بالتقابل مین گیٹ جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی
سہاگل : 0321-2657274

فاشر

شیدی کتب خانہ آرم باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلٰی سَاسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ ط

علم نحو کی تعریف :- عربی کا علم نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم و فعل و حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے۔ مثلاً زید۔ دار۔ دخل۔ فی۔ یہ چار کلمے ہیں۔ اب ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

موضوعات اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

فصل ۱۔ کلمہ و کلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ اگر بامعنی ہے تو اس کا نام موضوع ہے اور اگر بے معنی ہے تو اہمل۔

عربی زبان میں لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد۔ اس کیلئے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف،

اسم، وہ کلمہ ہے جس کے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں مانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ پایا جائے، جیسے رجل۔ علم۔ مفتاح۔

اسم کی تین قسمیں ہیں: جامد، مصدر، مشتق۔

جامد، وہ اسم ہے کہ جو نہ آپ کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا

ہو جیسے رجل۔ فرس۔ وغیرہ۔

مصدر، وہ اسم ہے کہ جو آپ تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں جیسے نَصْرٌ۔ ضَرْبٌ وغیرہ۔

مشتق، وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔ جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ نَصْرٌ سے نَاصِرٌ۔

فعل، وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملانے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے نَصْرًا يَنْصُرُ۔ ضَرْبًا يَضْرِبُ۔

فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع، امر، منی۔ ان کی تعریفیں صرف میں بیان ہو چکیں۔ صرف، وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملانے بغیر معلوم نہ ہوں جیسے مَنِيٌّ، فِيٌّ کہ جب تک ان صرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا ان سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا جیسے خَرَجَ زَيْدٌ مِنَ الدَّارِ۔ دَخَلَ عَمْرٌو فِي الْمَسْجِدِ۔

صرف کی دو قسمیں ہیں۔ عامل۔ غیر عامل۔

مُرْكَب، وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے، اس کی دو قسمیں ہیں۔ مُفِيدٌ۔ غیر مفید۔

مُرْكَب مُفِيد، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہ چکے تو سننے والے کو گذشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اَيْتٌ بِالْمَاءِ (پانی لا) پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے۔ مُرْكَب مُفِيد کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے: جملہ اسمیہ۔ جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو۔ اور دوسرا حصہ خواہ اسم

ہو یا فعل جیسے زَيْدٌ عَلِمَ اور ضَائِدٌ عَلِمَ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اور ان کا پہلا حصہ مُسند الیہ ہے جس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مُسند ہے جس کو خبر کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں ہے۔ ہوں۔ ہو۔ آتا ہے۔

جملہ فعلیہ، وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل ہو اور دوسرا حصہ فاعل جیسے عَلِمَ زَيْدٌ۔ سَمِعَ بَكْرٌ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور ان کا پہلا حصہ مُسند ہے جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا حصہ مُسند الیہ ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

مُسند الیہ، وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے۔ اور اس کو مبتدا اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مُسند، وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں اور اس کو خبر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم مُسند اور مُسند الیہ دونوں ہو سکتے ہیں، جیسے زَيْدٌ عَلِمَ کہ اس میں زَيْدٌ اور عالمٌ دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے زید مُسند الیہ اور عالم مُسند ہوا۔

فعل مُسند ہوتا ہے مُسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے زَيْدٌ عَلِمَ اور عَلِمَ زَيْدٌ ان دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے عَلِمَ مُسند ہوا اور زَيْدٌ مُسند الیہ۔ اور صرف مُسند ہوتا ہے نہ مُسند الیہ۔

ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے۔ زَيْدٌ مُبْتَدَا عَلِمَ خَبْر۔ مُبْتَدَا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: عَلِمَ فَعْلٌ زَيْدٌ فَاعِلٌ۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

الطَّعَامُ حَاضِرٌ الْمَاءُ بَارِدٌ الْإِنْسَانُ حَاكِمٌ جَلَسَ زَيْدٌ
 ذَهَبَ عَمْرُو شَرِبَتْ هِنْدُ أَكَلَ خَالِدٌ نَصَمَ بَكْرٌ
 جملہ انشائیہ، وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ
 انشاء کے معنی ہیں ایک چیز کا پیدا کرنا اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا
 ہے سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ جیسے اِخْتَرْتُ یعنی ضرب کو پیدا کر۔
 جملہ انشائیہ کی چت در فہمیں ہیں!

① امر جیسے اِخْتَرْتُ (تو مار)

② نہی جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار)

③ استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا؟)

④ تمنیٰ جیسے كَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا)

⑤ ترحیٰ جیسے لَعَلَّ عَمْرًا وَاعْتَابْتُ (امید ہے کہ عمر غائب ہووے)

⑥ عقود یعنی معاملات جیسے بَعْتُ وَاِسْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

⑦ ندا جیسے يَا اللَّهُ (اے اللہ)

⑧ عرض جیسے اَلَا تَنْبِيْ فَاَعْطَيْكَ دِيْنًا (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھ کو اتنی دین دوں)

⑨ قسم جیسے وَاللّٰهِ لَا ضَرْبَ لَزَيْدًا (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

⑩ تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهُ (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا) اَحْسَنَ بِہ (وہ کس قدر)

۱۰ واضح ہو کہ بَعْتُ وَاِسْتَرَيْتُ اہل علم فعلیہ خبریہ ہیں۔ لیکن جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور
 مشتری بَعْتُ وَاِسْتَرَيْتُ کہیں تو خبر نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لئے اس قسم کو
 انشاء بصورت خبر کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خرید و فروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بَعْتُ الْفَرَسَ
 اِسْتَرَيْتُ الْكِتَابَ تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔ عرض تمہی کے قریب، کیونکہ درحقیقت ابھارنا
 براؤنگیز کرنا ہے اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے۔

حصین ہے) مرکب غیر مفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ نہیں یا طلب کا حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:-

مُرکِبٌ اِضَافِیٌّ - مُرکِبٌ بِنَاقِیٌّ - مُرکِبٌ مَنعٌ صُرْفٌ -

(۱) مُرکِبٌ اِضَافِیٌّ، وہ ہے جس میں ایک اسم کی اِضَافَت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اِضَافَت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے غلام سَیِّد۔ اس میں غلام کی اِضَافَت زید کی طرف ہو رہی ہے تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہوا۔

(۲) مُرکِبٌ بِنَاقِیٌّ، وہ ہے کہ دو اسم کو ایک کر لیا ہو، اور ان دونوں میں کوئی نسبت اِضَافِی یا اسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو۔ جیسے اَحَدٌ عَشْرٌ سے تِسْعَةَ عَشْرٍ تک کہ اس میں اَحَدٌ وَّ عَشْرٌ وَّ تِسْعَةٌ وَّ عَشْرٌ مَحَافِظٌ وَاوْکُوفٌ کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا ہے۔

مُرکِبٌ بِنَاقِیٌّ کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتح رہتا ہے سوائے اِشْتِاقٍ عَشْدٍ کے کہ اس کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

(۳) مُرکِبٌ مَنعٌ صُرْفٌ، وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے بَعْلُکَ کہ ایک شہر کا نام ہے جو بَعْلٌ اور بَکٌّ سے مرکب ہے۔ بَعْلٌ ایک بَیت کا نام ہے اور بَکٌّ بانی شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مُرکِبٌ مَنعٌ صُرْفٌ کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے۔ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا جیسے غلام سَیِّدٌ حَاضِرٌ۔ جَاءَ اَحَدٌ عَشْرًا جَلًّا۔ اِبْرَاهِیْمٌ سَاکِنٌ بَعْلُکَ۔

ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے غلام مضاف۔ زید مضاف الیہ۔ مضاف اور

(۲) معلّمہ جو پہلے جملہ کی علت بیان کر دے، جیسا حدیث شریف میں ہے لَا تَصُومُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ، تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین و ایام تشریق) اس لئے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس کی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

(۳) معترضہ، جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو جیسے قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ الْبَيِّنَةُ فِي الْوُضُوءِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ۔ اس مثال میں رَحِمَهُ اللَّهُ جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

(۴) متانفہ، وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے جیسے الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَائٍ۔ اس کو جملہ ابتدائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) حالیہ، وہ جملہ ہے جو حال واقع ہو جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

(۶) معطوفہ، وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ وَذَهَبَ عَمْرٌو

فصل بعلامات اسم

آف لام یا حرف جر اس کے شروع میں ہو جیسے الْحَمْدُ لِزَيْدٍ، تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے زَيْدٌ مِنْدَالِيهِ ہو جیسے زَيْدٌ قَائِدٌ۔ مضاف ہو جیسے غَلَامٌ زَيْدٍ مَقْتَرٌ ہو جیسے قُرَيْشٌ رَجِيلٌ منسوب ہو جیسے بَغْدَادِيٌّ۔ ہندسی تشنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ جمع ہو، جیسے رَجَالٌ۔ موصوف ہو، جیسے رَجُلٌ كَرِيمٌ۔ تائے متحرک اس سے ملی ہو، جیسے ضَارِبَةٌ۔

قائد کا۔ واضح ہو کہ فعل تشنیہ یا جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تشنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے فَعَلًا يَفْعَلُونَ۔ ان دو مردوں نے کیا۔ وہ دو مرد کرتے ہیں۔ ایسے ہی فَعَلُوا يَفْعَلُونَ ان سب مردوں نے کیا۔ وہ سب مرد کرتے ہیں۔

کرنے والے دومر دیا سب مرد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ دو کام کئے یا سب کام کئے۔ کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دومر دیا سب مرد ہوئے۔ خوب سمجھ لو۔

عَلَامَاتِ فِعْلٍ

فَعْلًا اس کے شروع میں ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)

سَيِّئِينَ شروع میں ہو۔ جیسے سَيَضْرِبُ { قریب ہے کہ مارے گا وہ۔

سَوْفَ شروع میں ہو۔ جیسے سَوْفَ يَضْرِبُ

صرف جزم داخل ہو جیسے لَمْ يَضْرِبْ ضمیر متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ آخر میں تائے ساکن ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ امر ہو۔ جیسے اضْرِبْ۔ نہیں ہو، جیسے لَا تَضْرِبْ۔

صرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔ یا ایک اسم اور ایک فعل میں ہو جیسے كَتَبْتُ بِالْقَدْرِ۔ یا دو فعلوں میں، جیسے اُرِيدُ اَنْ اُصَلِّيَ۔

فصل ۱۲۱ معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی
معرب، وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو جس کے سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے اس کو عامل کہتے ہیں۔ اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں۔
اعراب دو قسم کا ہوتا ہے، حرکتی جیسے ضَمَّة، فَتْحہ، کَسْرہ، حُرْفِی، جیسے الف، واو، یاء، آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں، جیسے جَاءَ زَيْدٌ۔ اس میں جَاءَ عامل ہے اور زید پر ضَمَّة ہے۔ رَأَيْتُ زَيْدًا میں رَأَيْتُ عامل ہے اور زید پر فَتْحہ ہے۔ اور مَدْرَتُ بَدْرِيٍّ میں ب صرف جار عامل ہے اور زید پر کَسْرہ ہے پس زید معرب ہے

اور زید کا آخری حرف وال محل اعراب ہے اور ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے۔
مبنی، وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے۔ یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری
حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے جَاءَ هَذَا ۱۔ رَأَيْتُ هَذَا ۱۔ مَكَرْتُ بِهَذَا ۱۔

ان مثالوں میں ہذا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی و معرب کے اقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن مبنی ہے۔ اور افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف
اور فعل مضارع جس میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید کا ہو، اور تمام حروف مبنی ہیں۔ اسم
متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ ورنہ بلا ترکیب کے مبنی ہوگا۔

متمکن، اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنی ہیں جگہ دینا۔ اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے
اس لئے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ اور مبنی اصل کے مشابہ بھی نہیں ہوتا۔

فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ پس ان
دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا۔ یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔ اور
ایک فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن، وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔ مبنی اصل تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر
حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے، یا تو اسم میں مبنی اصل
کے معنی پائے جائیں، جیسے اَيْنَ میں ہمزہ استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ
استفہام صرف مبنی الاصل ہے۔ اور هَيْهَاتَ میں ماضی کے معنی ہیں اور سَوَّيْداً امر
حاضر کے معنوں میں ہے۔ اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں، یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے
ایسے ہی اسم غیر متمکن میں احتیاج پائی جاتی ہے جیسے اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ
کہ یہ صلہ اور اشارہ الیر کے محتاج ہیں، یا اسم غیر متمکن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے

ضمیر منصوب منفصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:-

إِيَّايَ - إِيَّانَا - إِيَّاكَ - إِيَّاكُمَا - إِيَّاكُمْ - إِيَّاكَ - إِيَّاكُمَا - إِيَّاكُنَّ -
إِيَّاكَ - إِيَّاهُمَا - إِيَّاهُ - إِيَّاهَا - إِيَّاهُمَا - إِيَّاهُنَّ -

تنبیہ: ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لئے بھی آتی ہے۔ یہاں آسانی کے لئے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر مجرور متصل بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ جس پر صرف جر داخل ہو۔ دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

ضمیر مجرور بحرف جر: لِي - لَنَا - لَكَ - لَكُمْ - لِكِ - لَكُمْمَا - لَكُنَّ -
لَهُ - لَهُمَا - لَهُم - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ -

ضمیر مجرور باضاف: دَارِي - دَارِنَا - دَارِكَ - دَارِكُمَا - دَارِكُمْ - دَارِكِ -
دَارِكُمَا - دَارِكُنَّ - دَارِكَ - دَارُهُمَا - دَارُهُم - دَارُهَا - دَارُهُمَا - دَارُهُنَّ -

قائدہ: کبھی جملہ کے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے۔ پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں۔ اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو ضمیر قصہ۔ اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے جسے **إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ** تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے اور **إِنَّهَا زَيْدٌ قَائِمَةٌ** تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے۔

أَسْمَاءُ مَوْضُولَةٍ

الَّذِي الذَّانِ الَّذِينَ الَّذِينَ الَّتِي التَّانِ -

وہ ایک مرد کہ۔ وہ دو مرد کہ۔ وہ دو مرد کہ۔ وہ سب مرد کہ۔ وہ ایک عورت کہ۔ وہ دو عورتیں کہ

الَّتَيْنِ اللَّاتِي اللَّوَاتِي - مَا - مِنْ - أَي - آيَةٌ -

وہ دو عورتیں کہ۔ وہ سب عورتیں کہ۔ وہ سب عورتیں کہ

اور الف لام معنی الَّذِي اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے الضَّارِبُ بمعنى الَّذِي ضَرَبَ

اور الْمَضْرُوبُ بِمَعْنَى الَّذِي ضُرِبَ اور ذُو بِمَعْنَى الَّذِي قَبِيلَهُ نَبِي طے کی زبان میں جیسے جَاءَ ذُو ضَرْبِكَ یعنی الَّذِي ضَرْبِكَ - اَيُّ وَايَةٌ مُعْرَبٌ هِيَ - اور بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ: اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا پورا جز و بغیر صلہ کے نہیں ہوتا اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

ترکیب: جَاءَ فَعْلُ الَّذِي اس موصول ابو مضاف کا ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ عَالِمٌ خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا۔ صلہ موصول مل کر فاعل۔ جَاءَ فَعْلٌ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

جَاءَ الَّذِي ضَرْبِكَ - رَأَيْتُ الَّذِيْنَ ضَرْبَاكَ - مَرَرْتُ بِالَّذِيْنَ ضَرَّ بُوكَ - اَكْرَمُ مَنْ اَكْرَمَكَ - قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ -

اسمائے اشارہ دو قسم پر ہیں (۱) اشارہ قریب (۲) اشارہ بعید۔

اشارہ قریب یہ ہیں: هَذَا - هَذَانِ - هَذِهِ - هَاتَانِ - هَاتَانِ - هَاتَانِ -

یہ ایک مرد - یہ دو مرد - یہ ایک عورت - یہ دو عورتیں - یہ بڑیا سب عورتیں

اشارہ بعید یہ ہیں: ذَلِكَ - ذَاتِكَ - تِلْكَ - تَانِكَ - اُولَئِكَ

وہ ایک مرد - وہ دو مرد - وہ ایک عورت - وہ دو عورتیں - وہ سب بڑیا سب عورتیں

فائدہ: جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مُشَارًا الیہ کہتے ہیں۔ جیسے هَذَا اَلْقَلَمُ نَفِيسٌ۔

ترکیب: هَذَا اسم اشارہ - اَلْقَلَمُ مَشَارًا الیہ - اشارہ مُشَارًا الیہ مل کر مبتدا ہوا نَفِيسٌ خبر مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

هَذَا الْبَيْتُ قَدِيمٌ - هُوَ لِأَخِي إِخْوَانٌ سَعِيدٌ - هَذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ -
هَاتَانِ الْبُنْتَانِ أُخْتَانِ - أُولَئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ -

اسمائے افعال۔ وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہوں، ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے رُوِيَ - بَلَغَ - حَيَّهَلْ - هَلُمَّ - دُونَكَ - عَلَيْكَ - هَا -

چھوڑ چھوڑ متوجہ ہو آؤ لے لازم پکڑ پکڑ۔

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے هَيَّهَاتَ - شَتَّانَ - سَرَّعَانَ

دور ہوا جدا ہوا جلدی کی

اسمائے اصوات، جیسے اِحْرُ كِهَانَسِي كِي آواز۔ اُنْ آوازِ درد۔ بَخْرُ آوازِ شادی۔

نَخْرُ اونٹ بٹھانے کی آواز۔ غَاقُ آوازِ زاغ۔

اسمائے ظروف (ظرفِ زمان) جیسے اِذْ - اِذَا - مَتَى - كَيْفَ - اَيَّانَ - اَمْسَ -

مُذْ - مُنْذُ - قَطْ - عَوْضُ - قَبْلُ - بَعْدُ -

اِذَا مانسی کے واسطے ہے اگر مستقبل پر داخل ہو۔ اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آ

سکتے ہیں جیسے جِئْتُكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاِذَا الشَّمْسُ طَالَعَتْ

اِذَا: مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اِذَا

جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اَوْرَاثِيْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور کبھی مفاعلات کے واسطے بھی آتا

ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبْعُ وَاَقِفْ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)

مَتَى: بشرط اور استفہام کے لئے آتا ہے جیسے مَتَى تَصْبِرُ اَصْبِرْ (جب تو روزہ رکھے گا

میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے اور مَتَى تُسَافِرُ (تو کب سفر کریگا) یہ استفہام کی مثال ہے۔

كَيْفَ: یہ حال کی دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے كَيْفَ اَنْتَ اَيْ فِيْ اَيِّ

حَالٍ اَنْتَ (تو کس حال میں ہے؟)

أَيَّانَ : یہ وقت دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے جیسے **أَيَّانَ يَوْمَ الدِّينِ** (کونسا دن ہے جبرائیل کا)۔
أَمْسٍ : جیسے **جَاءَنِي زَيْدٌ أَمْسٍ** (آیا میرے پاس زید کل)۔
مُدَّوْمُنًا : یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے **مَا دَأَيْتُهُ مُدَّوْمُنًا**
الْجُمُعَةَ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لئے بھی آتے ہیں
 جیسے **مَا دَأَيْتُهُ مُدَّوْمَيْنِ** (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔
قَطُّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے **مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ** (میں نے اس کو
 ہرگز نہیں مارا)۔

عَوَّضٌ : یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے **لَا أَضْرِبُهُ عَوَّضٌ** (میں
 اسے کبھی نہیں ماروں گا)۔

قَبْلُ وَبَعْدُ جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو۔ نحو قولہ **تَعَالَى** :
لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ **أَيُّ مِنْ قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدُ كُلِّ شَيْءٍ** اور جیسے
أَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی **مِنْ قَبْلِكَ**۔ **مَتَى تَجِيئُنَا بَعْدُ** یعنی **بَعْدَ هَذَا**۔
(۲) ظَرْفُ مَكَانٍ : حَيْثُ۔ قَدَّامٌ۔ خَلْفٌ۔ تَحْتَ۔ فَوْقُ۔ عِنْدًا۔ آيْنٌ۔ لَدَى۔ لَدُنْ۔
حَيْثُ : اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے **إِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ**
 یعنی **إِجْلِسْ مَكَانَ جُلُوسِ زَيْدٍ**۔

قَدَّامٌ وَخَلْفٌ : جیسے **قَامَ النَّاسُ قَدَّامًا وَخَلْفًا** یعنی **قَدَّامَهُ وَخَلْفَهُ**
تَحْتَ وَفَوْقُ : جیسے **جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتَ وَصَبَّحَ عَمْرٌ وَفَوْقَ** **أَي تَحْتَ**
الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ مثلاً۔

عِنْدًا : جیسے **الْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ** (مال زید کے پاس ہے)۔
أَيْنَ وَأَيْنَ : خواہ استفہام کے لئے آئیں جیسے **أَيْنَ تَذْهَبُ** (تو کہاں جاتا ہے ؟)
أَيُّ نَقَعُدُ (تو کہاں بیٹھے گا ؟) یا شرط کیلئے جیسے **أَيُّ تَجْلِسُ أَجْلِسُ** (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

اور اُنّی تَنْهَبُ اَذْهَبُ (جہاں تو جائیگا میں جاؤں گا) اور اُنّی کَيْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جبکہ نفل کے بعد اُنّے کَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَأَنزَلْنَا حُرُوقَكُمْ اُنّی شِئْتُمْ اِیْ کَيْفَ شِئْتُمْ (پس اُنّ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)

لَدَایِ وَلَدَانُ: یہ دونوں عِنْدَا کے معنی میں آتے ہیں اور فَرْقِ عِنْدَا اور ان دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَا میں شے کا قبضہ اور بِلَک میں ہونا کافی ہے۔ ہر وقت پاس ہونا ضروری نہیں۔ جیسے اَلْمَالُ عِنْدَا زَيْدٍ مال زید کے پاس ہے جو مالِ خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو۔ اور اَلْمَالُ لَدَایِ زَيْدٍ اس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَا عام ہے اور لَدَایِ وَلَدَانُ خاص ہے۔ خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) قَبْلُ - بَعْدُ - تَحْتُ - فَوْقُ - قُدَّامُ - خَلْفُ - حَيْثُ - قَطْعُ عَوْضُ ضَمِّ پڑھنی ہوتے ہیں۔ اور اَیَّانَ - کَيْفَ - اَیْنُ فتح پڑھنی ہوتے ہیں اور اَمْسِ کسرہ پڑھنی ہوتا ہے۔ باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ (۲) ظروف غیر مبنی جب جملہ یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتح پڑھنی ہونا جائز ہے کَقَوْلِهِ تَعَالَى، هَذَا اَیُّومٌ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُهُمْ۔ تو یہاں یوم کو مفتوح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے یَوْمَیْنِ جِئْنِیْنِ۔

اسمائے کنایات: یعنی وہ اسم جو شے مبہم پر دلالت کریں۔ جیسے کَمْرٌ - کَنَّا اکنایہ ہے عدد سے، اور کَیْتٌ - ذَیْتٌ کنایہ ہے بات سے۔

مرکب بنائی، جیسے اَجْدَاعُ عَشْرَہ اسم منسوب

فصل ۱۱ اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یائے مشدود اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا

تعلق ہے، جیسے بَعْدَ اِدَىٰ بُغْدَادٍ کا رہنے والا یا بَغْدَادِیُّ کی پیدا ہوئی چیز۔ اور هِنْدِیُّ ہندکارہنے والا یا ہند کی پیدا ہوئی چیز۔ صَدْرِيٌّ علم صرف کا جاننے والا اَنْحَوِيٌّ علم نحو کا جاننے والا۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

① الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واو سے بدل جاتا ہے۔ جیسے عَيْسَىٰ سے عَيْسَوِيٌّ اور مَوْلَىٰ سے مَوْلَوِيٌّ۔ اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفَىٰ سے مُصْطَفَوِيٌّ۔

② الف مددودہ کا دوسرا الف واو سے بدل جاتا ہے۔ جیسے سَمَاءٌ سے سَمَآوِيٌّ اور بَيْضَاءٌ سے بَيْضَآوِيٌّ۔

③ جس اسم میں یا ئے مشدود پہلے ہی سے موجود ہو وہاں یا ئے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں۔ جیسے شَافِعِيٌّ ایک نام کا نام ہے اور شَافِعِيٌّ مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

④ جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے كَوْفَةٌ سے كَوْفِيٌّ اور مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ۔ ایسے ہی جو اسم فَعِيكَةٌ اور فَعِيكَةٌ کے وزن پر ہو اس کی تائے بھی گر جاتی ہے جیسے مَدَائِنَةٌ سے مَدَائِنِيٌّ اور جُمُھَيْنَةٌ سے جُمُھَيْنِيٌّ۔

⑤ جو اسم فَعِيكٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یا ئے مشدود ہو تو پہلی ی کو دور کر کے واو سے بدلیں گے اور واو سے پہلے فتح دے کر آخر میں یا ئے نسبت لگادیں گے۔ جیسے عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ اور بَنِيٌّ سے بَنَوِيٌّ۔

⑥ اگر ی چوتھی جگہ بعد کسرہ واقع ہو تو ی کو دور کرنا اور واو سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے دَهْلِيٌّ سے دَهْلِيٌّ اور دَهْلَوِيٌّ۔

⑦ اگر کسی اسم کے آخر سے صرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے جیسے اَخٌ سے اَخَوِيٌّ۔ اَوَابٌ سے اَبَوِيٌّ اور دَمْرٌ سے دَمْرَوِيٌّ۔

۸ بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے۔ جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَمَانِيٌّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ۔ رِيٌّ سے رَائِيٌّ۔ بَادِيَةٌ سے بَدَاوِيٌّ۔

فصل ۷ اسم تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

① تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رَجَيْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ

② چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَيْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ۔

③ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَيْعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مَدَو لیں ہو۔ جیسے قُرْطَابٌ سے قُرَيْطِيْسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مَدَو لیں نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف

حذف کر کے تصغیر بھی فُعَيْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَقْرَجَلٌ سے سَقَيْرِجٌ۔

فائل ۵۔ (۱) مَوْنَثٌ سماعی کی تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ سے اَرْضِيَّةٌ اور شَمْسٌ سے شَمِيْسَةٌ۔

فائل ۵۔ (۲) جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے۔ جیسے

اِبْنٌ۔ بَنِيٌّ۔ اِبْنٌ اَصْلٌ مِيں بَنُوْهُمَّا۔

فصل ۸ معرفہ و نکرہ

اسم کی باعتبار عموم و خصوص کے دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

① ضمیر وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ جیسے هُوَ۔ اَنْتَ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

② علم جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو جیسے۔ زَيْدٌ۔ دِهْلِيٌّ۔ زَمْرَمٌ۔

- ۳۔ اسم اشارہ یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے هَذَا۔ ذَلِك۔
 ۴۔ اسم موصول یعنی وہ اسم جو وصلہ کے ساتھ مل کر حملہ کا جزو بن سکے۔ جیسے الَّذِي۔ الَّتِي
 ۵۔ معرف باللام یعنی وہ اسم جو نکرہ پر الف لام داخل کر کے معرف بنایا گیا ہو جیسے الرَّجُلُ
 ۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔

مثالیں بالترتیب یہ ہیں۔ عَلَامَةُ۔ فَرَسُكَ۔ كِتَابِي۔ عَلَاهُ زَيْدٍ۔ سَاكِنُ
 الدَّهْلِيِّ۔ مَاؤُ زَمْزَمَ۔ كِتَابُ هَذَا۔ فَرَسٌ ذَلِكِ۔ عَلَامَةُ الَّذِي عِنْدَكَ۔
 بِنْتُ الَّتِي ذَهَبَتْ۔ قَلَمُ الرَّجُلِ۔

۷۔ معرفہ نداء یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرف بن جائے جیسے يَا سَاجِدُ
 اس میں یا صرف نداء اور سَاجِدُ مناد کی ہے۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے بنایا گیا ہو، جیسے فَرَسٌ کہ کسی خاص
 گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں اور جب فَرَسٌ زِيَا
 یا فَرَسٌ هَذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرف بن گیا۔

فصل ۹، مُذَكَّرٌ وَمَوْثٌ

با اعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر و مؤنث۔

مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث کی لفظی ہوتی ہے جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ

مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔

با اعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی و سماعی۔

مؤنث قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔ تانیث کی
 لفظی علامات تین ہیں۔

(۱) تانخواہ حقیقہ ہو جیسے صَلَاحَةٌ یا حکماً جیسے عَقَابٌ۔ اس میں پو متحارف تائے

تانیث کے حکم میں ہے۔ (۲) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلِيٌّ۔ صُغْرَى۔ كَبْرَى۔

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ۔ بَيْضَاءُ۔

مَوْنُثٌ سَمَاعِي وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدار ہو۔ جیسے اَرْضٌ و شَمْسٌ کہ اصل میں اَرْضَةٌ و شَمْسَةٌ تھا۔ کیونکہ ان کی تصغیر اَرْضَةٌ و شَمْسَةٌ ہے۔ اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ایسی مَوْنُثٌ کو جس میں ناظاہر میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو، مَوْنُثٌ سَمَاعِي کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مَوْنُثٌ کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی۔ لفظی۔

مَوْنُثٌ حَقِيقِي وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو۔ نحوہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ اور اَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں جِمَارٌ (گدھا) ہے۔

مَوْنُثٌ لَفْظِي وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَةٌ۔ عَيْنٌ کہ اس کی تصغیر عَيْنَةٌ ہے۔

فصل ثانی واحد تثنیہ جمع

اسم کی باعتبار تعدد کے تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد وہ ہے جو ایک پر (دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔ اِمْرَأَةٌ ایک عورت تثنیہ، وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں نون مکسور اور نون سے پہلے یا ئے ماقبل مفتوح یا الف ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ۔ رَجُلَيْنِ۔

جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے جیسے رَجَالٌ۔ مُسْلِمُونَ یا تقدیراً جیسے فَلَکٌ بروزن فَعْلٌ ایک کشتی اور فَلَکٌ بروزن اُسْدٌ (کشتیاں)۔

جمع کی قسمیں

باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مکسر (۲) جمع سالم۔

جمع مکسر :- وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے جیسے رَجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا۔ بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب پنج میں الف آجانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم :- وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

جمع مذکر سالم :- وہ جمع ہے جس میں واوِ اقبل مضموم اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُونَ یا اے ماقبل مکسور اور نون مفتوح جیسے مُسْلِمِينَ۔

جمع مؤنث سالم :- وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تائید تائید ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت :- وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار وزن ہیں اَفْعَالٌ جیسے اَكْلَبٌ جمع كَلْبٌ کی۔ اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ جمع قَوْلٌ کی۔ اَفْعَلَةٌ جیسے اَطْعَمَةٌ جمع طَعَامٌ کی۔ فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ جمع غِلَامٌ کی۔ اور جمع سالم بغیر الف ولام کے جمع قلت میں داخل ہے۔ جیسے عَاقِلُونَ۔ عَاقِلَاتٌ۔

جمع کثرت :- وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں :-

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
فَعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	فُعَالٌ	خَادِمٌ	خُدَامٌ
فُعَلَاءٌ	عَالِمٌ	عُلَمَاءٌ	فَعْلَى	مَرِيضٌ	مَرَضَى
اَفْعِلَاءٌ	نَبِيٌّ	اَنْبِيَاءٌ	فَعْلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
فُعُلٌ	رَسُولٌ	رُسُلٌ	فِعْلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فُعُولٌ	نَجْمٌ	نُجُومٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غُلَمَانٌ

فائدہ :- اسمائے رباعی و خماسی کی جمع اکثر منتهی المجموع کے وزن پر آتی ہے۔ اور اس کے

مشہور وزن تین ہیں مَفَاعِلُ جیسے مَسْجِدٌ مَفَاعِلٌ جیسے مَفَاعِلٌ جیسے مَفَاتِحُ سے مَفَاتِيحٌ۔ فَعَائِلٌ جیسے رِسَالَةٌ سے رَسَائِلٌ۔

مُنْتَهَى الْجَمْعِ :- وہ جمع ہے کہ جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِدٌ یا ایک حرف مشدوہ ہو جیسے دَوَابٌ۔ یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو جیسے مَفَاتِيحٌ۔

فائدہ :- (۱) بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُو کی جمع اَوْلِیَاءٌ۔

فائدہ :- (۲) کبھی واحد اسم جمع کے معنی دیتا ہے جیسے قَوْمٌ۔ رَهْطٌ۔ رَكْبٌ ان کو اسم جمع کہتے ہیں۔

فائدہ :- (۳) بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے جیسے اُمٌّ کی اُمَّهَاتٌ۔ فَحٌّ کی اَفْوَاهٌ۔ مَاءٌ کی مِیَاهٌ۔ اِنْسَانٌ کی اِنْسَانٌ۔ شَاةٌ کی شِیَآءٌ

فصل ۱۱ المنصرف غیر منصرف

اسم مُعْرَبٌ کی دو قسمیں ہیں: منصرف - غیر منصرف

منصرف :- وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو۔ اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو جیسے زَيْدٌ۔

غیر منصرف :- وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف نو ہیں۔ عَدَلٌ، وَصْفٌ، تَانِيَةٌ، مُعْرَفَةٌ، عَجْمَةٌ، جَمْعٌ، تَرْكِيْبٌ، وَزْنٌ فعل، الف ووزن زائد تان۔ جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

وَعَجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ	عَدَلٌ وَوَصْفٌ وَتَانِيَةٌ وَمَعْرَفَةٌ
وَوَزْنٌ فِعْلٌ وَهَذَا الْقَوْلُ تَقْرِيبٌ	وَالنُّونُ زَائِدَةٌ مِّنْ قَبْلِهَا أَلْفٌ

ہر ایک کی مثال یہ ہے۔ ۲۳ پر

مَسَاجِدُ میں دو سبب ہیں جمع و تثنیٰ المجموع
بَعْلِكَ میں دو سبب ہیں ترکیب و معرفہ
أَحْمَدُ میں دو سبب ہیں وزن فعل و معرفہ
الف نون زائدتان
سُكْرَانُ میں دو سبب ہیں { دو وصف

عُمَرُ میں دو سبب ہیں۔ عدل و معرفہ
ثَلَاثُ میں دو سبب ہیں۔ وصف و عدل
طَلْحَةَ میں دو سبب ہیں۔ تانیث و معرفہ
زَيْنَبُ میں دو سبب ہیں۔ معرفہ و تانیث
أَبْرَاهِيمُ میں دو سبب ہیں۔ عجمہ و معرفہ

فائدہ (۱) نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) عدل تحقیقی - (۲) عدل تقدیری

(۱) عدل تحقیقی وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثَلَاثُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثَةٌ ہے۔

(۲) عدل تقدیری وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف متعل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِدُ مان لی گئی ہے۔

فائدہ (۲) عجمہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں علم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاهِيمُ۔ یا تین حرفی ہو اور درمیان کا صرف متحرک ہو جیسے سَتْرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)

فائدہ (۳) الف و نون زائدتان اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عکس ہو جیسے عُمَرَانُ وَعِمْرَانُ وَسَلْمَانُ۔ پس سَعْدَانُ غیر منصرف نہیں۔ کیونکہ وہ عکس نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سَعْدَانُ غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث

لہ دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

سَكْرَانَةٌ نہیں آتی اور نَدَانٌ غیر منصرف نہیں ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث نَدْمَانَةٌ آتی ہے۔

قائدہ (۴) وزن فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے أَحْمَدُ أَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

قائدہ (۵) ہر ایک غیر منصرف جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اسکو حالت جبری میں کسر دیا جاتا ہے۔ جیسے صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ۔

فصل ۱۱ مرفوعات

مرفوعات اٹھ ہیں: فاعل، مفعول، ناظم، مسمیٰ فاعل، مبتدأ، خبر، انشؤ وغیرہ کی خبر۔ مآء ولا کا اسم، کان وغیرہ کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ فاعل وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ جیسے قَامَرْنَا يَدُوْ - ضَرَبَ عَدُوْ۔

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) ظاہر (۲) مضمحل جیسے قَامَرْنَا يَدُوْ میں زَيْدٌ فاعل اسم ظاہر ہے اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ضمیر بارز (ظاہر) جیسے ضَرَبْتُ - ضَرَبْتُمَا - ضَرَبْتُكَ - ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُمَا - ضَرَبْتُنَّ - ضَرَبْتُ - ضَرَبْنَا - ضَرَبْنَا - ضَرَبُوا - ضَرَبْنَا - ضَرَبْنَنَ۔

ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے ضَرَبْتُ میں هُوَ اور ضَرَبْتُ میں هِيَ ایسے ہی يَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں هُوَ - تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں هِيَ - تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں أَنْتَ اور اَضْرِبُ واحد متکلم میں أَنَا۔ تَضْرِبُ تثنیہ و جمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔ اور تثنیہ کے چاروں صیغوں يَضْرِبَانِ - تَضْرِبَانِ وغیرہ میں الف اور يَضْرِبُونَ وَتَضْرِبُونَ میں واو اور يَضْرِبْنَنَ - تَضْرِبْنَنَ میں نون اور تَضْرِبِيْنَ میں

ی بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ ۵ (۱) جب فعل کا فاعل ظاہر ہو۔ مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو۔ یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ وَهِنْدٌ قَامَتْ۔

ترکیب هِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہوگی: هِنْدٌ بِنْدَاءِ قَامَتْ فِعْلٍ۔ اس میں ضمیر بھی مستتر۔ وہ اس کا فاعل۔ فِعْلٍ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی۔ بِنْدَاءِ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جبکہ فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو یا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو۔ یا فاعل ظاہر جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی جیسے قَدَأَ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور قَدَأَتْ الْيَوْمَ هِنْدٌ۔ طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ۔

فائدہ ۶: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ الرَّجُلُ۔ ضَرَبَ الرَّجُلَانِ۔ ضَرَبَ الرِّجَالُ۔ اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعل واحد کے لئے فعل واحد اور فاعل تثنیہ کے لئے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لئے فعل جمع لایا جائے گا۔ جیسے اَلْخَادِمُ ذَهَبَ۔ اَلْخَادِمَانِ ذَهَبَا۔ اَلْخَادِمُونَ ذَهَبُوا ہاں جب فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لاسکتے ہیں۔ جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوا۔ اَلرِّجَالُ قَامَتْ۔

۲۔ مفعول مالم یسم فاعله: وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو اور فاعل کو حذف کر کے بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ۔ اور فعل کے مذکر مؤنث اور واحد و تثنیہ و جمع لانے میں مثل فاعل کے ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ هِنْدٌ وَ هِنْدٌ ضَرَبْتُ اور ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَ ضَرَبْتُ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور مَا أَيْ الشَّمْسُ

وَرَأَيْتِ الشَّمْسُ أَوْ ضَرَبَ الرِّجَالَ وَضُرِبَتِ الرِّجَالُ أَوْ ضَرَبَ
الرِّجْلُ - ضَرَبَ الرِّجْلَانِ - ضَرَبَ الرِّجَالَ أَوْ الرِّجَالَ طَلَبًا - الرِّجَالُ طَلَبًا -
الرِّجَالُ طَلَبًا - الرِّجَالُ طَلَبًا - الرِّجَالُ طَلَبًا - الرِّجَالُ طَلَبًا -

فعل مجہول کو فعل مالم سیم فاعلہ کہتے ہیں یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔

مبتدا و خبر۔ یہ دونوں اسم عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند
کہتے ہیں۔ ان میں عامل معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ۔

مبتدا اکثر معرف ہوتا ہے۔ اور کبھی نکرہ بھی، بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے جیسا
کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا۔

اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے مثالیں یہ ہیں۔ زَيْدٌ أَبُو عَالِمٍ - وَاللَّهُ يَعْجَمُكَ -
الرِّجَالُ طَلَبًا - الرِّجَالُ طَلَبًا - الرِّجَالُ طَلَبًا -

کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے۔ جیسے فِي الدَّارِ زَيْدٌ۔
إِنَّ وَغَيْرِہِ كِی خَبْرٌ

إِنَّ أَوْ أَنَّ. كَانَ. لَيْتَ. لَكِنَّ. كَعَلَّ	اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا
---	---

جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَكَانَ عِنْدَ أَسَدٍ۔
مَا وَلَا كَا سَمٌ

مَا وَلَا كَا ہے عمل إِنَّ وَأَنَّ کے خلاف	اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دایما
--	---------------------------------------

جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا. لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ۔
كَانَ، وَغَيْرِہِ كَا سَمٌ

كَانَ صَدْرًا. أَصْبَحَ أَمْسَى أَضْحَى ظَلَّ بَاتَ	مَا يَبْرُحُ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ لَيْسَ ہے اور مَاقَتَى
---	--

ایسے ہی مَا زَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

جیسے كَانَ نَرِيْدًا قَائِمًا۔ صَارَ الْفَقِيْرُ عَدِيْبًا۔
خَبْرًا لَائِيْ جِنْسٍ جَيْسِي لَارْجُلٍ قَائِمًا۔

فصل ۱۳ منصوبات

منصوبات بارہ ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) اِنّ وغیرہ کا اسم (۹) ماؤلا کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) کان کی خبر (۱۲) مُسْتَثْنٰی۔

۱۔ مفعول بہ:۔ وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے اَكَلَ نَرِيْدًا طَعَامًا شَرِبَ خَالِدًا مَاءً۔

ترکیب یہ ہے: اَكَلَ فعل۔ نَرِيْدًا فاعل۔ طَعَامًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:۔ بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لئے کہے اَهْلًا وَّ سَهْلًا یعنی اَتَيْتَ اَهْلًا وَّ وَطَيْتَ سَهْلًا (تو اپنے ہی آدمیوں میں آیا ہے نہ کہ غیروں میں۔

اور تو نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوا ہے تجھ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے)۔ یہاں اَتَيْتَ اور وَطَيْتَ محذوف ہے اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے:۔

اِيَّاكَ وَّ الْاَسَدَ یعنی اَتَيْتَ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) یہاں اَتَيْتَ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے

يَا عَلَا مَرِيْبٍ یعنی اَدْعُوْ عَلَا مَرِيْبٍ (پکارتا ہوں میں زید کے غلام کو)۔ یہاں اَدْعُوْ محذوف ہے یا صرف ندا ہے اور عَلَا مَرِيْبٍ منادوی ہے۔

تنبیہ:۔ منادوی اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے جیسے يَا عَلَا مَرِيْبٍ یا مضاف ہو۔ جیسے يَا قَامِرًا كِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر معیت نہ ہو

جیسے **يَا رَجُلًا اخذُ بِيَدِي** اور **مناوٰی مفرد** معرفہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے **يَا سَائِدُ**۔ اور اگر **مناوٰی معرف** باللام ہو تو صرف **ندا** اور **مناوٰی کے درمیان** **آيَهَا** سے فصل کرنا لازمی ہے۔ جیسے **يَا آيَهَا الرَّجُلُ**۔

مناوٰی میں تزجیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری حرف کو حذف کر دینے ہیں جیسے **يَا مَالِكُ** میں **يَا مَالُ** اور **يَا مَنْصُورُ** میں **يَا مَنْصُ**۔

مناوٰی مُرْتَمِّمٌ میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی اس لئے **يَا مَالِ** بھی پڑھ سکتے ہیں اور **يَا مَالُ** بھی۔

۲۔ **مفعول مطلق**۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو۔ اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو جیسے **ضَرَبَا** ہے **ضَرَبْتُ ضَرْبًا** میں اور **قِيَامًا** ہے **قُمْتُ قِيَامًا** میں۔ مفعول مطلق کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے آنے والے کو کہا جائے: **خَيْرٌ مَقْدَرٍ** یعنی **قِدَامَتٌ قَدُومًا** خَيْرٌ مَقْدَرٍ (تو آیا اچھا آنا)

۳۔ **مفعول لہ** وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو جیسے **قُمْتُ اِكْرَامًا** **لِزَيْدٍ** و **ضَرَبْتُ تَادِيًا**۔

ترکیب: **ضَرَبْتُ** فعل بافاعل کا ضمیر مفعول بہ **تَادِيًا** مفعول لہ۔ فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ **مفعول معہ** وہ اسم ہے جو واو کے بعد واقع ہو اور وہ واو مع کے معنی میں ہو جیسے **جَاءَ زَيْدًا وَ الْكِتَابَ** (آیا زید مع کتاب کے) **جِئْتُ وَ زَيْدًا** (آیا میں ساتھ زید کے) ترکیب: **جَاءَ** فعل زید فاعل واو حرف معہ **الْكِتَابَ** مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ **مفعول فیہ** وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ اور اس کو ظرف کہتے ہیں۔ ظرف دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

۶۔ یعنی کل کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرفوں کو حذف کر دینے ہیں۔

پھر ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں (۱) مُبْتَمٍ (۲) مُحْدُوْد۔

ظرف مبہم وہ ہے جس کی حد معین نہ ہو۔ جیسے دَهْرٌ حِيْنٌ۔

ظرف محدود وہ ہے جس کی حد معین ہو۔ جیسے يَوْمٌ لَيْلٌ شَهْرٌ سَنَةٌ۔

زمان مبہم کی مثال جیسے صُمْتُ دَهْرًا۔ زمان محدود کی مثال جیسے سَافَرْتُ شَهْرًا۔

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم (۲) محدود، جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَقُمْتُ اَمَامَكَ

مکان مبہم کی مثال ہے کیونکہ خَلْفٌ اور اَمَامٌ کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ زمین کے آخری

حصہ تک مراد لیا جاسکتا ہے۔ اور جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَصَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ

مکان محدود کی مثال ہے۔

فائدہ: ظرف مکانی مبہم میں فی مقدر ہوتا ہے۔ اور ظرف مکانی محدود میں فی مذکور

ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے۔

حَدَّثْتُ حَمْدًا اَحَامِدًا اَوْ حَبِيْبًا رِعَايَةً شُكْرًا دَهْرًا مَدِيْدًا

(ترجمہ) میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانہ دراز تک

ترکیب: حَدَّثْتُ مَفْعَلٌ بِاَفْعَلٍ حَمْدًا مَفْعُوْلٌ مَطْلُوْقٌ حَامِدًا مَفْعُوْلٌ بِہ۔ وَاَوْصَرَفُ بِمَعْنٰی

مَعَ حَمِيْدًا مَفْعُوْلٌ مَعْرِ رِعَايَةً مَضَافٌ شُكْرًا مَضَافٌ اِلَيْہِ مَضَافٌ ۶ مَضَافٌ اِلَيْہِ۔ مَضَافٌ

مَضَافٌ اِلَيْہِ لَمْ مَضَافٌ اِلَيْہِ ہُوَ رِعَايَةً كَمَا مَضَافٌ مَضَافٌ اِلَيْہِ لَمْ كَر مَفْعُوْلٌ لَ۔ دَهْرًا مَوْصُوْفٌ

مَدِيْدًا صِفْتُ مَوْصُوْفٌ صِفْتُ لَمْ كَر مَفْعُوْلٌ فِیہِ فِعْلٌ بِاَفْعَلٍ لِیْنِ سَب مَفْعُوْلُوْنَ سَعْلٌ كَر جَلْمَةٌ فَعْلِیَّةٌ ہُوَ۔

۶۔ حال وہ اسم ہے جو فاعل کی صورت کو میان کرے یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ

فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا۔ کھڑا تھا۔ بیٹھا تھا۔ سوار تھا۔ پیادہ تھا۔ جیسے

جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)۔ اس میں رَاكِبًا حال ہے زَيْدٌ

کا۔ یا مفعول کی حالت و صورت کو ظاہر کر دے۔ جیسے جِئْتُ سَرِيْدًا نَائِمًا

(آیا میں زید کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سو رہا تھا) یا فاعل مفعول دونوں کی حالت

ظاہر کر دے جیسے کَلَمْتُ نَرِيْدًا جَالِسِيْنَ (میں نے زید سے بائیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فاعل و مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرف ہوتا ہے۔ اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِي رَاكِبًا كَجَلٍّ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي نَرِيْدًا وَهُوَ رَاكِبٌ اٰوَرَلَقِيْتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے۔ جیسے نَرِيْدًا اَكَلَ جَالِسًا اس میں هُوَ ذوالحال ہے اَكَلَ میں مستتر ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔ جَاءَ فعل۔ نَرِيْدٌ ذوالحال۔ رَاكِبًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
 (۲) جِئْتُ عَمْرًا اِنَّا كُنَّا۔ جِئْتُ فعل بافاعل عَمْرًا وَا ذوالحال اِنَّا كُنَّا حال۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
 (۳) لَقِيْتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ۔ لَقِيْتُ فعل بافاعل بَكْرًا وَا ذوالحال۔ وَا وَا حَالِيہ هُوَ مبتدا جَالِسٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔ حال ذوالحال ملکر مفعول بہ لَقِيْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) زَيْدٌ اَكَلَ جَالِسًا۔ نَرِيْدٌ مبتدا۔ اَكَلَ فعل۔ اس میں ضمیر هُوَ کی۔ ذوالحال جَالِسًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا اَكَلَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ باقی ظاہر ہے۔

۷۔ تمیز وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے رَاٰیْتُ اَحَدًا عَشَرَ كُوْكَبًا یا وزن کی جیسے اِسْتَدْرَيْتُ رَطْلًا زَيْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی جیسے بَعْتُ قَفِيْزِيْنَ بُدًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)

ترکیب (۱) رَاٰیْتُ فعل۔ اَحَدًا عَشَرَ تمیز۔ كُوْكَبًا تمیز۔ تمیز ملکر مفعول بہ ہوا۔ باقی

یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔

ترکیب :- جَاءَ الْقَوْمُ الْأَسْرَىٰ - جَاءَ فِعْلُ الْقَوْمِ مَسْتَثْنَىٰ مِنَ الْأَصْرِفِ
استثنا زیداً مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ لک فاعل ہوا۔ جَاءَ فِعْلِ اِیْتِ
فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُفْرَغٌ - غیر مُفْرَغٌ۔

مُفْرَغٌ :- وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے جَاءَ فِي الْأَسْرَىٰ -

غیر مُفْرَغٌ :- وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ الْأَسْرَىٰ -

جس کلام میں استثناء ہو۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں: مُوجِبٌ - غیر مُوجِبٌ۔

مُوجِبٌ :- وہ ہے جس میں نفی نہ ہو۔ استفہام نہ ہو۔

غیر مُوجِبٌ :- وہ ہے جس میں نفی نہ ہو۔ استفہام موجود ہو۔

اقسام اعراب مستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متصل الّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ الْأَسْرَىٰ -
۲	اگر کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَا جَاءَ فِي الْأَسْرَىٰ أَحَدٌ -
۳	مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ -
۴	بعد خلا اور عدا کے مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ خَلَا سَرِيًّا -
۵	مَا عَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ مَا عَدَا سَرِيًّا -

نمبر	قاعدہ	مثال
۶ الف	بوستثنیٰ بعد الا کے کلام غیر موجب میں واقع ہو اور اسکا ثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں صورتیں جائز ہیں۔ ایک یہ کہ بطور استثنا منصوب ہوتا ہے	مَا جَاءَ فِي رَأْسِ أَحَدٍ إِلَّا سَأَىٰ
۶ ب	دوسرے یہ کہ اپنے ما قبل کا بدل ہوتا ہے یعنی جوارعاب الا کے پہلے اسم کلم ہوتا ہے وہی الا کے بعد کا۔	مَا جَاءَ فِي رَأْسِ أَحَدٍ إِلَّا سَأَىٰ
۷	اگر مستثنیٰ مفرغ ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو تو الا کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔	مَا جَاءَ فِي رَأْسِ أَحَدٍ مَا رَأَيْتُ إِلَّا سَأَىٰ مَا مَدَمْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ
۸	مستثنیٰ بعد لفظ عَيْدٍ۔ سِوَىٰ سِوَاءِ حَاشَا کے واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجبور پڑھتے ہیں۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ عَيْدًا سَأَىٰ وَسِوَىٰ زَيْدٍ وَسِوَاءِ زَيْدٍ وَحَاشَا سَأَىٰ

اعراب لفظ غیر۔ یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ غید کے بعد مستثنیٰ مجبور ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظ غید کا اعراب تمام مذکورہ صورتوں میں ایسا ہوگا جیسا کہ مستثنیٰ بالاً کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا۔

توضیح قاعدہ	مثال
یہ مستثنیٰ متصل کی مثال ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ عَيْدًا سَأَىٰ
یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔	سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ عَيْدًا بِلَيْسَ
کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ مقدم ہے۔	مَا جَاءَ فِي عَيْدًا سَأَىٰ الْقَوْمِ
کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ منہ مذکور ہے۔	مَا جَاءَ فِي أَحَدٍ عَيْدًا سَأَىٰ
اس میں دو صورتیں ہیں۔ استثنا و بدل	عَيْدًا سَأَىٰ

<p>ان تینوں مثالوں میں غیر کا اعراب عامل کے مطابق ہے۔</p>	<p>مَا جَاءَ فِي غَيْرِ مَا يَدِ مَا رَأَيْتُ غَيْرَ مَا يَدِ مَا مَرَسْتُ بِغَيْرِ مَا يَدِ</p>
---	--

فائدہ:- لفظ غیر کی اصل وضع تو صفت کے لئے ہے مگر کبھی استثنائے کے لئے بھی آتا ہے۔ اسی طرح الا استثنائے کے لئے موضوع ہے اور کبھی صفت کے لئے آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلُ الْهَيْئَةِ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔ ایسے ہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَيْ غَيْرُ اللَّهِ۔

فصل ۱۴ مجرورات

جو اسم مجرور ہوتے ہیں وہ دو ہیں۔ ایک تو مضاف الیہ، جیسے غلام زید دوسرے وہ جس پر حرف جر داخل ہو۔ جیسے بزید۔

فائدہ (۱) مضاف پر الف لام اور نون نہیں آتی۔ اور تثنیہ و جمع کا نون اضافت میں اگر جاتا ہے۔ جیسے غلاما زید۔ قدساً عمر۔ و۔ مسلمو مومنین۔ طالبو علم۔

فائدہ (۲) مضاف الیہ کے معنوں میں کا کے۔ کی، را۔ رے۔ ری، اپنا۔ اپنے۔ اپنی۔ آتا ہے۔ جیسے غلام زید زید کا غلام۔ غلامی حاجز میرا غلام حاضر ہے۔ صدقت غلامی میں نے اپنے غلام کو مارا۔

فصل ۱۵ اقسام اعراب اسمائے متمکن

مثال	حالت رفع و نصب و جر	اقسام اسمائے متمکن	تعداد اسمائے متمکن	تعداد اعراب
<p>جَاءَ فِي زَيْدٍ هَذَا ذَلُوهُ هُمُ رِجَالٌ</p>	<p>حالت رفع میں ضمہ</p>	<p>اسم مفرد منصرف صحیح جیسے زید</p>	<p>۱</p>	<p>۱</p>

امثال	حالت رفع ونصب وجر	انسان اسمائے متمکن	تعداد انسان تعداد متمکن	تعداد انسان تعداد متمکن
رَأَيْتُ زَيْدًا. رَأَيْتُ ذُلُومًا. رَأَيْتُ رِجَالًا مَرَرْتُ بِزَيْدٍ. جِئْتُ بِذُلُومٍ قُلْتُ لِرِجَالٍ	حالت نصب میں فتحہ حالت جر میں کسرہ	اسم مفروق قائم مقام صحیح جیسے ذُلُومٌ جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ	۲ ۳	۱
هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ	حالت رفع میں ضمہ حالت نصب وجر میں کسرہ	جمع مؤنث سالم جیسے مُسْلِمَاتٌ	۴	۲
جَاءَ عُمَرُ رَأَيْتُ عُمَرَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ	حالت رفع میں ضمہ حالت نصب وجر میں فتح	غیر منصرف	۵	۳
جَاءَ أَبُوكَ رَأَيْتُ أَبَاكَ مَرَرْتُ بِأَبِيكَ	حالت رفع میں واو حالت نصب میں الف حالت جر میں یاء	انسانے سترہ بکبرہ جو یا ہے متمکن کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں	۶	۴
جَاءَ رَجُلَانِ. جَاءَ رَجُلَانِ. جَاءَ رَجُلَانِ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ. رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ.	حالت رفع میں الف حالت نصب وجر میں یائے ما قبل منفوح	مثنیٰ جیسے رَجُلَانِ رَجُلَانِ اور مثنیٰ جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں رَجُلَانِ - رَجُلَانِ	۷ ۸ ۹	۵

۱۔ انسانے سترہ بکبرہ یعنی وہ جو اسم جو تنصیر کی حالت میں نہ ہوں یہ ہیں اَبٌ - اَخٌ - حَمٌ - هُنَّ - فَمٌ - ذُو قَالِ اَگر یا ہے متمکن کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالت میں اعراب یکساں ہوگا، جیسے جَاءَ اَبِي - رَأَيْتُ اَبِي - مَرَرْتُ بِاَبِي۔

امثال	حالت رفع ونصب وجر	اقسام اسمائے ممکن	قولہ اولیٰ ممکن	قولہ ثانی اعراب
جَاءَ مُسْلِمُونَ جَاءَ أَوْلُو مَالٍ - جَاءَ عَشْرُونَ رَجُلًا - رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ رَأَيْتُ أَوْلِيَّ مَالٍ - رَأَيْتُ عِشْرِينَ رَجُلًا - مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ مَرَرْتُ بِأَوْلِيَّ مَالٍ مَرَرْتُ بِعِشْرِينَ رَجُلًا	حالت رفع میں واو ماقبل مضموم حالت نصب و جر میں یائے ماقبل مکسور	جمع نکر سالم جیسے مُسْلِمُونَ أَوْلُو عِشْرُونَ تأ تَسْعُونَ	۱۰ ۱۱ ۱۲	۶
جَاءَ مُوسَى جَاءَ غُلَامِي رَأَيْتُ مُوسَى، رَأَيْتُ غُلَامِي مَرَرْتُ بِمُوسَى مَرَرْتُ بِغُلَامِي	تینوں حالت میں اعراب تقدیری ہوگا۔	اسم مقصور جیسے مُوسَى جمع نکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	۱۳ ۱۴	۷
جَاءَ الْقَاضِي رَأَيْتُ الْقَاضِيَّ مَرَرْتُ بِالْقَاضِيَّ	حالت رفع میں ضمہ تقدیری حالت نصب میں فتح لفظی حالت جر میں کسر تقدیری	اسم منقوص جس کے آخر میں یائے ماقبل مکسور ہو	۱۵	۸
هُوَ لَأَمِّ مُسْلِمِيَّ سَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ	حالت رفع میں واو تقدیری حالت نصب و جر میں یائے ماقبل مکسور	جمع نکر سالم مضاف بیائے متکلم	۱۶	۹
فائدہ:- مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُونَ تھا جب اس کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا۔ تو نون جمع کا بوجہ اضافة گر گیا۔ مُسْلِمِيَّ رہ گیا۔ اب واو اور ی جمع ہوئے۔ واو ساکن تھا اس لئے بقاعدہ مَرَّحِيَّ واو کوئی سے بدل کر تھی کوئی میں ادغام کیا مُسْلِمِيَّ ہوا				

پھر ضمہ میم کوئی کی مناسبت کی وجہ سے کسر سے بدلا۔ مُسَلِّحٍ ہو گیا۔
 قائم۔ مُسَلِّحٍ کی نصبی وجرى حالت کی اصل مُسَلِّمِينَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم
 کی نصبی وجرى حالت میں ی ما قبل مکسور ہوتی ہے اس لئے یہاں اصناف کا نون گرا
 دینے کے بعد واو کوئی سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ نصبی وجرى حالت
 کی وجہ سے پہلے ہی سے تى موجود ہے۔ اس لئے صرف تى کوئی میں ادغام کر دیں
 گے خوب سمجھ لو۔

فصل ۱۶۔ اتواع

واضح ہو کہ جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک
 ہی جہت سے پہلے کے موافق ہو تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔
 پس تابع وہ دوسرا اسم ہے جو اپنے پہلے اسم کے ایک جہت سے اعراب میں موافق ہو۔
 تابع کی پانچ قسمیں ہیں: صفت۔ تاکیڈ۔ بڈل۔ عطف بحرف۔ عطف بیان۔
 صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی یا بُری حالت کو ظاہر کرے۔ جیسے جَاءَ فِي
 رَجُلٍ عَالِمٍ۔ اس مثال میں عَالِمٍ نے رَجُلٍ متبوع کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے یا متبوع
 کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے جیسے جَاءَ فِي رَجُلٍ عَالِمٍ أَبُوهُ۔ اس میں عَالِمٍ نے
 أَبُوهُ کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے جو ما قبل متبوع کا متعلق ہے۔
 پس صفت کی دو قسمیں ہوتیں۔ ایک وہ جو اپنے متبوع کی حالت ظاہر کرے۔ دوسری
 وہ جو متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ تعریف۔ تنکیر۔ تذکیر
 تانیث۔ افراد۔ تشبیہ۔ جمع۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ جیسے عِنْدِي رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رَجُلَانِ
 عَالِمَانِ۔ رَجَالٌ عَالِمُونَ۔ اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ۔ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ۔
 نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔

دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: تعریف - تکثیر - تلمیح - نصب - خبر - جیسے جَاءَتْ نِسِيْ اِمْرَاَةٌ عَلِيًّا اِبْنَهَا۔ اس مثال میں عَلِيًّا اور اِمْرَاَةٌ کا اعراب تو ایک ہے مگر چونکہ عَلِيًّا سے اِبْنَهَا کی حالت ظاہر ہوتی ہے، اس لئے عَلِيًّا مذکر لایا گیا۔

فائدہ: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ سے بھی کر سکتے ہیں۔ اور اس جملہ میں ضمیر کا لانا ضروری ہوتا ہے جو نکرہ کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے جَاءَتْ فِي رَجُلٍ اَبُوهُ عَلِيًّا۔
ترکیب (۱) جَاءَتْ فِي رَجُلٍ عَلِيًّا۔ جَاءَ فعل ن وقایہ کا ہی متکلم کی مفعول بہ رَجُلٍ موصوف - عَلِيًّا صفت - موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۲) جَاءَتْ نِسِيْ اِمْرَاَةٌ عَلِيًّا اِبْنَهَا۔ جَاءَتْ فعل ن وقایہ کا۔ ہی متکلم کی مفعول بہ اِمْرَاَةٌ موصوف - عَلِيًّا اسم فاعل - اِبْنُ مضاف، ہا مضاف الیہ مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَلِيًّا کا۔ عَلِيًّا اپنے ناعل سے مل کر صفت ہوا۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَتْ کا۔ جَاءَتْ فعل اپنے ناعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۳) جَاءَتْ فِي رَجُلٍ اَبُوهُ عَلِيًّا۔ جَاءَ فعل ن وقایہ کا ہی متکلم کی، مفعول بہ رَجُلٍ موصوف، اَبُو مضاف، اَلِیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ عَلِيًّا خبر - مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَ فعل اپنے ناعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو: رَاَيْتُ اِمْرَاَةً عَلِيَّةً۔ مَرَسَتْ بِرَجُلٍ عَلِيَّةٍ بِنْتًا۔
جَاءَتْ فِي رَجُلٍ مَاتَ اَبُوهُ۔ اَخْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلَهَا۔ اَسْكُنْ فِي تِلْكَ الدَّائِرَةِ الْمُنْتَوِرَةِ بِاِبْنِهَا۔

(۲) تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو یا شامل ہونے کو خوب ثابت کر دے کہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ کہ اس میں دوسرے زَيْدٌ نے جو تاکید ہے پہلے زَيْدٌ کی نسبت کو جو جَاءَ کی طرف مہر رہی ہے خوب ثابت کر دیا کہ زید کے آنے میں کچھ شک نہیں رہا۔ اور جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اس میں كُلُّهُمْ جو تاکید ہے اُس نے قوم کے شامل ہونے کو خوب ثابت کر دیا کہ ساری قوم آگئی۔ ایک بھی باقی نہ رہا۔
تاکید کی دو قسمیں ہیں:۔ لفظی۔ معنوی۔

تاکید لفظی، وہ ہے جس میں لفظ مکرر لایا جائے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ۔
تاکید معنوی، آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے: نَفْسٌ۔ عَيْنٌ۔ كَلَامٌ۔ كَلِمَةٌ۔ كَلْبٌ۔

أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ
نَفْسٌ۔ عَيْنٌ: یہ دو لفظ واحد تثنیہ۔ جمع۔ تینوں کی تاکید کے لئے آتے ہیں بشرطیکہ ان کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ۔ جَاءَ زَيْدَانِ انْفُسَهُمَا۔ جَاءَ زَيْدُونَ انْفُسَهُمْ۔

عَيْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو۔ جَاءَ زَيْدٌ عَيْنُهُ الخ
كَلَامٌ تثنیہ مذکر اور كَلِمَةٌ تثنیہ مؤنث کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ كَلَامَهُمَا۔ جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ كَلِمَاتُهُمَا۔

كُلٌّ۔ أَجْمَعُ۔ یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے واسطے آتے ہیں جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ۔ جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ أَجْمَعَهُ۔ جَاءَ النَّاسُ أَجْمَعُونَ۔

أَكْتَعُ۔ أَبْتَعُ۔ أَبْصَعُ تابع ہوتے ہیں أَجْمَعُ کے یعنی بغیر أَجْمَعُ کے نہیں آتے اور نہ أَجْمَعُ پر مقدم آتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ۔ أَكْتَعُونَ۔ أَبْتَعُونَ۔ أَبْصَعُونَ۔

ترکیب: جَاءَ نَعْلٌ - الْقَوْمُ مُؤَكَّدٌ - كُلٌّ مُضَافٌ - هُوَ مُضَافٌ إِلَيْهِ - مَضَافٌ مَضَافٌ
 الیہ مل کر تاکید، اَجْمَعُونَ دوسری تاکید۔ مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے ملکر فاعل
 ہوا باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو: سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهَا أَجْمَعُونَ - رَأَيْتُ الْأَمِيرَ نَفْسَهُ -

(۳) بدل وہ تابع ہے کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہو۔ متبوع مقصود نہ ہو۔ بدل کی چار
 قسمیں ہیں: بَدَلُ الْكُلِّ - بَدَلُ الْبَعْضِ - بَدَلُ الْأَشْتِمَالِ - بَدَلُ الْغَلَطِ -

بدل الكل: وہ بدل ہے کہ اس کا اور بدل منہ کا ایک مطلب ہو۔ جیسے جَاءَ فِي
 سَرِيْدٍ اُحْوَاكٍ - قَرَأْتُ الْكِتَابَ سَرْوَضَةَ الْأَدَبِ -

بدل البعض:۔ وہ بدل ہے جو اپنے بدل منہ کا ایک حصہ ہو جیسے ضَرْبٌ زَيْدٌ رَأْسُهُ -
 بدل الاشتمال: وہ بدل ہے کہ اس کا بدل منہ سے کچھ لگاؤ ہو۔ جیسے سَلِبٌ سَرِيْدٌ
 ثَوْبَةٌ - سُرِّيٌّ عَمْرٌ وَمَالَةٌ -

بدل الغلط:۔ وہ بدل ہے کہ غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے اِسْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا
 میں نے گھوڑا خرید لیا نہیں نہیں گدھا۔ جَاءَ فِي زَيْدٍ جَعْفَرٌ - آیا میرے پاس زید۔
 نہیں نہیں جعفر۔

عطف بحرف، وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے۔ اور جو نسبت متبوع کی طرف
 ہو وہی تابع کی طرف ہو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جیسے
 جَاءَ سَرِيْدٌ وَعَمْرٌ - تو جیسے جَاءَ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہے، ایسے ہی
 حرف عطف کے واسطے سے عَمْرٌ کی طرف ہے۔

عطف بیان:۔ وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا۔ لیکن اپنے متبوع کو صاف طور
 پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اور وہ دونوں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ
 سَرِيْدٌ أَبُو عَمْرٍ - یعنی زید آیا جو ابو عمر و کنیت سے مشہور ہے۔ تو یہاں أَبُو عَمْرٍ عطف

بیان ہے اور جَاءَ أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ اللَّهِ - یعنی ابو ظفر آیا جو عبد اللہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں عبد اللہ عطف بیان ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ فِي زَيْدٍ أَخُوكَ - جَاءَ فعل - ن وقایہ کا۔ جی متکلم کی مفعول بہ زَيْدٌ مبدل منہ أَخُو مضاف - لک مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، بدل مبدل منہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۲) ضَرَبَ زَيْدٌ رَأْسَهُ - ضَرَبَ فعل مجہول زَيْدٌ مبدل منہ۔ رَأْسٌ مضاف لہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا۔ بدل مبدل منہ مل کر مفعول مالم یسم فاعلہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۳) اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا جَمَادًا - اِشْتَرَيْتُ فعل با فاعل فَرَسًا مبدل منہ جَمَادًا بدل۔ بدل مبدل منہ مل کر مفعول بہ ہوا۔ اِشْتَرَيْتُ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۴) جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو جَاءَ فعل - زَيْدٌ معطوف علیہ۔ واو صرف عطف وَعَمْرٌو معطوف معطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۵) جَاءَ زَيْدٌ أَبُو عَمْرٍو - جَاءَ فعل - زَيْدٌ متبوع۔ أَبُو مضاف وَعَمْرٌو مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر تابع عطف بیان ہوا۔ متبوع تابع مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو

قَطَعَ زَيْدٌ يَدَهُ	قَامَ عَمْرٌو أَبُوكَ
بِعْتُ جَمَلًا فَرَسًا	سُرِقَ حَبِيدٌ نِعَالِي
جَاءَ أَبُو الظَّفَرِ عَبْدُ اللَّهِ	ذَهَبَ بَكْرٌ وَ خَالِدٌ

فصل ۱۷ عوایل لفظی و معنوی

عوایل اعراب کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی و معنوی

لفظی عامل وہ ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے عَلَى الْأَرْضِ میں عَلَى نے اَرْضِ کو مجرور کر دیا۔ اور جَاءَ سَائِدٌ میں جَاءَ نے زَيْدٌ کو مضموم کر دیا۔ لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروف (۲) اسماء (۳) افعال۔

فصل ۱۸ حروف عاملہ در اسم

جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) حروف جبر جو اسم کو زیر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں ۷

بَاءُ تَاءُ كَافٌ وَاوٌ وَاوٌ مَدٌّ وَاوٌ مَدٌّ خَلَا | رَبٌّ حَاشَا مِنْ عَدَا. فِي عَيْنِ عَلِيٍّ حَتَّىٰ إِلَىٰ

مثالیں

مَرَسَتْ بِزَيْدٍ - تَلَّاهُ لِأَفْعَلِكُنْ كَذَا - زَيْدٌ كَالْأَسَدِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ -
وَاللَّهُ لِأَفْعَلِكُنْ كَذَا - مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ - مَا جَاءَ فِي سَائِدٍ
مُنْذُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ - جَاءَ فِي الْقَوْمِ خَلَا سَائِدٍ - سُبَّتِ عَالِمٌ يَعْمَلُ
يَعْلَمُهُ - جَاءَ فِي الْقَوْمِ حَاشَا سَائِدٍ - جَاءَ فِي الْقَوْمِ عَدَا سَائِدٍ - سَائِدٌ
فِي الدَّارِ - سَأَلْتُهُ عَنْ أَمْرِ - قَامَ سَائِدٌ عَلَى السَّطْحِ - أَكَلْتُ الشَّهْكَةَ
حَتَّى سَأَسْهَمًا - سِرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى الْبَدِينَةِ -

(۲) حروف مشبہ بفعال، جو اسم کو نصب اور ثمر کو رفع دیتے ہیں اور یہ چھ ہیں ۷

إِنَّ اورَ أَنَّ - كَانَ - لَيْتَ - لَكِنَّ - نَعَلَّ
اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبَر کے دانما

مثالیں

إِنَّ نَرِيْدًا قَائِمًا - بَلَّغْنِي أَنْ نَرِيْدًا مُنْطَلِقًا - كَانَتْ نَرِيْدًا
 أَسَدًا - غَابَ نَرِيْدًا وَلَكِنَّ بَكْرًا حَاضِرًا - كَيْتَ نَرِيْدًا قَائِمًا
 لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي -

(۳) ماوِلا جو عمل کرنے میں لیتے کے مشابہ ہیں ۷

ماوِلا کا ہے عمل اِنَّ وَاَنَّ کے خلاف
 اسم کے رافع ہیں یہ ناصب خبر کے ہیں سدا

مثالیں، مَا نَرِيْدُ قَائِمًا - لَا نَرِيْدُ جُلُوسًا طَرِيْفًا -

(۴) لائے نفی جنس :- اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع
 جیسے لَا غُلَامَ مَجْلٍ طَرِيْفٍ فِي الدَّارِ -

اور اگر اسم نکرہ مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے لَا نَرِيْدُ جُلُوسًا فِي الدَّارِ - اور اگر بعد
 لا کے معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لا کو دوبارہ لانا ضروری ہوگا۔ اور لا کچھ عمل نہ
 کرے گا اور معرفہ مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا جیسے ۷

لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو لَا خَالِدٌ هَهُنَا وَلَا سَعِيدٌ

اور اس کو یوں سمجھو کہ جب دو معرفوں کا کسی جگہ نہ ہونا بتایا جائے تو اس ترکیب کے
 ساتھ بتائیں کہ لا دوبارہ ہر معرفہ کے شروع میں لائیں اور معرفوں کو رفع کے ساتھ پڑھیں
 اور اگر دونوں کا نہ ہونا ظاہر کریں تو دونوں کو پانچ طرح کہہ سکتے ہیں۔

- ۱- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ
- ۲- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ
- ۳- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ
- ۴- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ
- ۵- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

(۵) صروفِ ندا، جو منادئ مضاف کو نصب کرتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :-

یا۔ آیا۔ ہیا۔ آئی۔ ا۔ جیسے یَاعْبَدُ اللّٰہَ۔ آئی اور ہمزہ نزدیک کے واسطے اور آیا و ہیا دور کے واسطے اور یَا عام ہے۔

۶۔ واو بمعنی مع جیسے اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ۔

۷۔ الا حرف استنار جیسے جَاءَ الْقَوْمُ الْاَزِيدُ۔

فصل ۱۹ حروف عاملہ و فعل مضارع

فعل مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ناصب (۲) جازم۔ حروف ناصب یہ ہیں۔

اَنْ و لَنْ پھر گئے اِذَنْ ہیں یہ حروف ناصبہ کرتے ہیں منصوب تقبل کو بے روئے و ریا

مثالیں

① اَنْ جیسے اُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی

اُرِيْدُ قِيَامَكَ۔ اس لئے اس کو اَنْ مصدر یہ کہتے ہیں۔

② لَنْ جیسے لَنْ يَنْهَبَ عَمَّاؤَ۔ لَنْ تاکید نفی کے واسطے آتا ہے۔

③ كَيْ جیسے اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ۔

④ اِذَنْ جیسے اِذَنْ اَشْكُرْكَ۔ اس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے

اَنَا اَعْطَيْتُكَ دِيْنًا مَّا۔

فائدہ: اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے۔

(۱) حَتّٰی جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخَلَ الْبَلَدَ (۲) لَمْ جحد جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ

لِيُعَذِّبَهُمْ (۳) اَوْ جوالی اَنْ۔ یا۔ اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو۔ جیسے لَا اَلْزَمْتُكَ

اَوْ تُعْطِيْنِي حَقّٰی اِیْ اِلٰی اَنْ تُعْطِيْنِي حَقّٰی۔

پڑائے۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرْبًا -

فائدہ (۱) اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعوتوں جزا میں لانا ضروری ہوگا۔ جیسے اِنْ تَأْتِيْهِ فَاَنْتَ مُكْرَمٌ۔ اِنْ رَأَيْتَ سَيِّدًا فَاَكْرَمْهُ۔ اِنْ اَتَاكَ عَمْرُوٌ فَلَا تُهِنُّهُ۔ اِنْ اَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا۔

فائدہ (۲) جب ماضی دعا کے موقع پر آئے یا اس پر صرف شرط یا اسم موصول داخل ہوتو مستقبل کے معنی میں ہو جائے گی۔

فصل ۲۰ عمل افعال

جاننا چاہئے کہ کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو۔ اور عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) مَعْرُوفٌ (۲) مَجْهُوْلٌ۔

پھر فعل معروف کی دو قسمیں ہیں (۱) لاسما (۲) متعدی۔
فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع کرتا ہے، جیسے قَاتَلَ سَيِّدًا۔
ضَرَبَ عَمْرُوٌ۔ اور فعل متعدی چھ اسم کو نصب کرتا ہے۔ اور وہ چھ اسم یہ ہیں۔
(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول معہ (۴) مفعول لہ (۵) حال (۶) تمیز
ان کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے۔

فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب جیسے۔
ضَرَبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِمَامَ الْاُمِيَّيْنِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهِ تَادِيْبًا
فعل مجہول کو فعل مَالَهُ يَسْتَحْرِ فَاعِلُهُ اور اس کے مرفوع کو مفعول مَالَهُ يَسْتَحْرِ
فَاعِلُهُ کہتے ہیں۔

فعل متعدی

(۱) متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ سَيِّدًا عَمْرُوٌ۔

۲۔ متعدی بہ دو مفعول، جس میں ایک مفعول کا ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے اَعْطَى۔ اور جو اس کے ہم معنی ہو، جیسے اَعْطَيْتُ سَرِيْدًا اِدْرَهْمًا۔ یہاں اَعْطَيْتُ سَرِيْدًا بھی جائز ہے۔

(۳) متعدی بہ دو مفعول، جس میں ایک مفعول لانا جائز نہیں ہے۔ اور یہ افعال قلوب میں سے

ہیں رَأَيْتُ اور وَجَدْتُ اور عَلِمْتُ اور زَعَمْتُ
پھر حَسِبْتُ اور خَلْتُ اور ظَنَنْتُ بے خطا
تین پہلے ہیں یقین کے واسطے تو کر یقین
اور تین آخر کے ہیں شک کے لئے بے شک دلا
درمیاں شک اور یقین کے ہے جو فعل مشترک
ہے زَعَمْتُ درمیاں چھ کے جو ہے اوپر لکھا

مثالیں

(۱) رَأَيْتُ سَعِيْدًا اِذَا هَبَّ (۲) وَجَدْتُ رَشِيْدًا اَعَالِمًا

(۳) عَلِمْتُ عَمْرًا اَمِيْنًا (۴) زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا (برائے یقین)

(۵) زَعَمْتُ الشَّيْطٰنَ سَكُوْرًا (برائے شک) (۶) حَسِبْتُ زَيْدًا اَفْضَلًا

(۷) خَلْتُ خَالِدًا قَانِمًا (۸) ظَنَنْتُ بَكْدًا تَائِمًا۔

۴۔ متعدی بہ سہ مفعول، اور وہ یہ ہیں:۔ اَعْلَمَ۔ اَسْرَى۔ اَنْبَأَ۔ اَخْبَرَ۔
خَبَرَ۔ نَبَأَ۔ حَدَّثَ جیسے اَعْلَمْتُ سَرِيْدًا عَمْرًا اَفْضَلًا۔ اَرَيْتُ عَمْرًا
خَالِدًا اِنَّا نِيْمًا۔ یہ سب مفعولات مفعول بہ ہیں۔

افعال ناقصہ:۔ یہ افعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے
بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ

۱۷ یعنی ایک مفعول کے ذکر پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے جبکہ ایک مفعول کے ساتھ دوسرے کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب کرتے ہیں۔ اور یہ تیرہ ہیں ۷

كَانَ - صَارَ - أَصْبَحَ - أَمْسَى وَأَصْبَحِي - ظَلَّ - بَاتَ
مَا بَدَرَ حَ - مَا دَامَ - مَا انْفَكَّ - لَيْسَ ہے اور مَا فَاتِي
ایسے ہی مَا زَالَ پھر ان سے جو مشتق فعل ہوں
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

مثالیں

- (۱) كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا۔
(۲) صَبَا الطَّيْنُ حَزَقًا۔
(۳) أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا۔
(۴) أَصْبَحِي زَيْدٌ حَاكِمًا۔
(۵) أَمْسَى عَمْرُو قَائِمًا۔
(۶) ظَلَّ بَكْرٌ كَاتِبًا۔
(۷) بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا۔
(۸) اجلس مَا دَامَ مَا يَدُ جَالِسًا۔
(۹) مَا بَدَرَ خَالِدٌ صَابِئًا۔
(۱۰) مَا انْفَكَّ وَحِيدٌ عَاقِلًا۔
(۱۱) مَا فَاتِي سَعِيدٌ قَاضِلًا۔
(۱۲) مَا زَالَ بَكْرٌ عَالِمًا۔
(۱۳) لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا۔

افعال مقاربه ۷

ہیں جو افعال مقاربه مثل ناقص ان کو جان !
پارہیں وہ اَوْشَكَ - كَادَ - كَرِبَ وِجْرَ عَسَى
رفع دیتے اس کو ہیں اور خبر کو وہ نصب
ہے یہی ان کا عمل تو کر نہ شک اس میں ذرا

مثالیں

- (۱) عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ
(۲) عَسَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَقُومَ۔
(۳) كَادَ عَمْرُو يَذْهَبُ
(۴) كَرِبَ خَالِدٌ يَجْلِسُ۔

(۵) اَوْشَكَ بِكَرُّنَ أَنْ يَجِيءَ.

افعال مدح و ذم ۷

چار فعل مدح و ذم ہیں رافع اسمائے جنس
 اور وہ بِئْسَ - سَاءَ اور نَعَمْ - حَبِّدَا
 بِئْسَ - سَاءَ برائے ذم، بچوان سے ملام
 تاکہ دنیا اور عقبیٰ میں تمہارا ہو بھلا
 ہیں برائے مدح نَعَمْ حَبِّدَا اے جان من
 پس کرو تم فعل قابل مدح کے صبح و مسا

مثالیں

(۲) سَاءَ الرَّجُلُ شَرِيْدٌ

(۱) بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْدُو

(۴) حَبِّدَا شَرِيْدٌ

(۳) نَعَمْ الرَّجُلُ عَمْدُو

فائدہ :- جو کچھ ان افعال کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بِالْمَدْحِ
 یا مخصوص بِالذَّمِّ کہتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ فاعل مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ ہو جیسے نَعَمْ
 الرَّجُلُ عَمْدُو۔ یا مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کی طرف مضاف ہو جیسے نَعَمْ صَاحِبُ الْعِلْمِ
 بَكَرٌ۔ یا فاعل ضمیر مُسْتَتِرٌ جس کی تیز نکرہ منصوب ہو جیسے نَعَمْ سَرَّجُلًا زَيْدٌ
 اس مثال میں نَعَمْ کا فاعل هُوَ نَعَمْ میں مستتر ہے۔ اور سَرَّجُلًا منصوب تیز
 ہے۔ کیونکہ هُوَ مبہم ہے۔

حَبِّدَا شَرِيْدٌ میں حَبِّدَا فعل مدح ہے اور ذَا اس کا فاعل ہے اور شَرِيْدٌ مخصوص
 بالمدح۔ اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْدُو اور سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔

افعال تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرور سے آتے ہیں۔

اَوَّلُ مَا أَفْعَلُهُ جِيسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا۔ تقدیر اس کی یہ ہے :- اَشْيُ شَيْءٍ أَحْسَنَ

زَيْدًا۔ مَا بِمَعْنَى أَيْ شَيْءٍ مَحَلِّ رَفْعٍ فِي مَبْتَدَأِهِ وَأَحْسَنَ مَحَلِّ رَفْعٍ فِي خَبَرِهِ۔

اور فاعل أَحْسَنَ کا ہو اس میں مستتر ہے اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

ت ترکیب اس کی یوں ہے کہ مَا مَبْتَدَأُ أَحْسَنَ فَعْلٍ۔ اس میں ضمیر ہو وہ اس کا فاعل

زَيْدًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوتی مبتدا

کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوم۔ اَفْعُولٌ بِهٖ جِیْسِ أَحْسَنٌ بِزَيْدٍ۔ أَحْسَنٌ صِیغَةُ اِمْرٍ بِمَعْنَى فَعْلٍ بَاضٍ تَقْدِیْرٍ

اس کی یہ ہے، أَحْسَنَ زَيْدًا۔ یعنی صَادَرًا أَحْسَنٌ اور بَارِزًا ہے۔

فصل ۱۲ اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔

۱۔ اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ اور وہ تو ہیں۔

فعل کے نواسم جازم ہیں یہ سن لو اسے عزیز

پانچ ان میں سے ہیں مَن، مَهْمَا، مَتَّى۔ اِذَا مَا

پھر چھٹا ائی کو جانو ساتواں ہے حَيْثُمَا

آٹھواں اِنِّی کو سمجھو اور نواں ہے اَیْمَا

مثالیں

مَنْ يُكْرِمُنِي أَكْرِمُهُ مَهْمَا تَقَعُدُ أَقْعُدُ مَتَّى تَذْهَبُ أَذْهَبُ

اِذَا مَا تُسَافِرُ أَسَافِرُ مَا تَشْتَرِي أَشْتَرِي اَیْمَمَا يَضْرِبُنِي أَضْرِبُهُ

حَيْثُمَا تَقَعُدُ أَقْعُدُ اِنِّی تَكْتُبُ أَكْتُبُ اَیْمَا تَقْصِدُ أَقْصِدُ

(۲) اسمائے افعال اور وہ تو ہیں۔

دو ہیں ھيْمَمَاتٌ اور شَتَانٌ تیسرا سَرْعَانٌ ہوا

پھر سَوَيْدٌ اور ھَاکُو یا و کھ اسے با وفا

تو ہیں بس اسمائے افعال ان میں رافع تین ہیں

پھر ھیں ناصب دُونَكَ، بَلَدَكَ، عَلَيْكَ، حَيْثُكَ

مثالیں :- **هَيْهَاتَ زَيْدٌ** - **شَتَانَ زَيْدٌ** و **عَمْرُو سَرَعَانَ عَمْرُو** - یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں۔ اور اسم کو بوجہ فاعلیت رفع کرتے ہیں :-
ذُوْنَكَ عَمْرُوًا بَلَّهٖ سَعِيْدًا - **عَلَيْكَ بَكْرًا** - **حَيْهَلِ الصَّلٰوَةُ** - **سُرُوْدٌ زَيْدًا** - **هَآخَالِدًا** - یہ چھ اسم امر حاضر کے معنی میں آتے ہیں، اور اسم کو بوجہ مفعولیت نصب کرتے ہیں۔

۳۔ اسم فاعل، یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے۔ یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، دو شرطوں کے ساتھ ایک تو یہ کہ اسم فاعل معنی میں حال یا استقبال کے ہو دوسرے یہ کہ اس سے پہلے مبتدا ہو جیسے **سُرُوْدٌ قَائِمٌ اَبُوهُ** - **سُرُوْدٌ ضَارِبٌ اَبُوهُ عَمْرُوًا**۔

یا موصوف ہو جیسے **مَرْمَاتٌ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوهُ بَكْرًا**۔

یا موصول ہو جیسے **جَآءَنِي الْفَائِزُ اَبُوهُ** - **جَآءَنِي الضَّارِبُ اَبُوهُ عَمْرُوًا**۔

یا ذوالحال ہو جیسے **جَآءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غَلَامَةً قَرَسًا**۔

یا ہمزہ استفہام ہو جیسے **اَضْرَبَ زَيْدٌ عَمْرُوًا**۔

یا صرف نفی ہو جیسے **مَا قَائِمٌ سُرُوْدٌ**۔

وہی عمل جو قائم یا ضرب کرتا تھا، قائم یا ضارب کرتا ہے۔

۴۔ اسم مفعول :- یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول نامم و یسم فاعلہ کو رفع دیتا ہے۔ اور اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں :-

اول یہ کہ معنی میں حال یا استقبال کے ہو۔

دوسرے یہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو۔ جیسے **سُرُوْدٌ مَضْرُوْبٌ**

اَبُوهُ عَمْرُوٌ مُعْطَى غَلَامَةً دَسَاهِمًا۔ **بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا** - **وَخَالِدٌ**

مُحْبَبٌ اِبْنُهُ عَمْرُوًا فَاضِلًا وہی عمل جو ضرب - اُعْطِيَ - عَلِمَ - اُخْبِرَ کرتے تھے،

مَضْرُوبٌ - مُعْطَى - مَعْلُومٌ - مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

۵۔ صفت مشبہہ: یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرطِ مذکور جیسے سَرِيْدٌ حَسَنٌ
عَلَامَةٌ۔ وہی عمل جو حَسَنٌ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

۶۔ اسم تفضیل: اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔

وَسْنٌ کے ساتھ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

الف ولام کے ساتھ جیسے جَاءَنِي سَرِيْدٌ اَفْضَلُ۔

اضافہ کے ساتھ، جیسے سَرِيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

اسم تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے، اور وہ ضمیر ہو ہے جو اس میں

مستتر ہے۔

۷۔ مصدر: بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو، اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِي
ضَرْبٌ زَيْدٍ عَمْرٍو۔

۸۔ اسم مضاف: یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي عَلَامَةٌ زَيْدٍ یہاں
لام حقیقت میں مقدر ہے، کیونکہ تقدیر اس کی یہ ہے۔ عَلَامَةٌ لَزَيْدٍ۔

۹۔ اسم تام: تمیز کو نصب کرتا ہے۔ اور اسم کا تام ہونا یا تینوں سے ہوتا ہے۔ جیسے
مَا فِي السَّمَاءِ قَدْ رَأَى رَاحَةَ سَحَابًا۔

یا تقدیر تینوں سے جیسے عِنْدِي اَحَدٌ عَشْرٌ رَجُلًا۔ زَيْدٌ اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔

یا نونِ تَشْنِيْبٍ سے جیسے عِنْدِي قَفِيْزَانٌ بُرًّا۔

یا مشابہ نونِ جَمْعٍ سے جیسے عِنْدِي عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا۔

۱۰۔ اسمائے کنایہ: كَذًا۔ كَذًا۔

كَذًا کی دو قسمیں ہیں: استغفہامیہ - خبریہ۔

كَذًا استغفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور كَذًا بھی۔ جیسے كَذًا رَجُلًا عِنْدَكَ۔

عِنْدِي كَذَا اِدْرَهَبَا

گم خبر یہ تمیز کو جو دیتا ہے، جیسے گم مالِ اَنْفَقْتُ وَكَمْ دَارِ بَنِيْتٍ۔ اور کبھی
مَنْ جَارَهُ كَمْ خَبْرِيَّةٌ کی تمیز پر آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے كَمْ مِّنْ مَّلِكٍ فِي السَّمٰوٰتِ۔

فصل ۲۲ احوال کی دوسری قسم معنوی

عالم معنوی وہ ہے جو ظاہری لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ابتداء یعنی خالی ہونا اسم کا احوال لفظی سے۔ مبتدا کو رفع کرتا ہے۔ جیسے، زَيْدٌ
قَائِلٌ۔ اس میں زید مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے۔ اور قَائِلٌ خبر بھی ابتداء
سے مرفوع ہے۔ گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتداء ہی عامل ہے۔

یہاں دو مذہب اور ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابتدا تو مبتدا میں عمل کرتی ہے اور مبتدا خبر
میں۔ دوسرے یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عمل کرتا ہے۔ یعنی مبتدا
خبر میں اور خبر مبتدا میں۔

۲۔ فعل مضارع میں ناصبِ جازم کا نہ ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے۔ جیسے يَضْرِبُ
زَيْدٌ۔ یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ ناصبِ جازم سے خالی ہے۔

فصل ۲۳ احوال غیر عالمہ

حروف غیر عالمہ کی سولہ قسمیں ہیں،

۱۔ حروف تنبیہ: اَلَا۔ اَمَّا۔ هَا۔ یہ حروف جملہ پر آتے ہیں۔ مخاطب سے غفلت
دور کرنے کے لئے جیسے اَلَا زَيْدٌ قَائِلٌ اَمَّا عَمْرٌ وَنَائِلٌ هَا اَنَا حَاضِرٌ۔

۲۔ حروف ایجاب: نَعَمْ۔ بَلَىٰ۔ اَجَلٌ۔ اَيُّ۔ جَدِيْدٌ۔ اِنَّ۔

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں۔ جیسے کوئی کہے
مَا جَاءَ زَيْدٌ تُو اس کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ یعنی مَا جَاءَ مَنْ يَدُّ ايسے ہی
جب کہا جائے ذَهَبَ عَمْرٌ تُو اس کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ یعنی ذَهَبَ عَمْرٌ

بلی منفی کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلَىٰ۔ یعنی بلی اَنْتَ رَبُّنَا۔

ای مثل نَعُوْ کے ہے۔ لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے اَقَامَ زَيْدٌ۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا اِیَّی وَ اللّٰہِ رَبِّہَاں اللہ کی قسم۔

اَجَلٌ اور جَزِیْرٌ جیسی مثل نَعُوْ کے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ قسم ضروری نہیں۔

ان بھی ایسا ہی ہے لیکن اس کا استعمال کم آتا ہے۔

۳۔ حروف تفسیر اور وہ دو ہیں، اِیَّی وَ اَنْ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ اِیَّی اَبُوکَ۔ اور قرآن مجید میں ہے نَادِیْنَاکَ اَنْ یَّا اِبْرٰہِیْمُ یعنی نَادِیْنَاکَ بِلَفْظِ هُوَ قَوْلُنَا یَا اِبْرٰہِیْمُ۔

۴۔ حروف مصدریہ اور وہ تین ہیں مَا وَ اَنْ وَ اَنَّ۔

مَا وَ اَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے ضَاعَتْ عَلَیْہِمُ الْاَسْرٰضُ بِمَا رَحِبَتْ اِیَّی بِرُحْبِہَا وَ اَعَجَبَنِی اَنْ مَدَرْتُ اِیَّی صَمْرٰبُکَ۔

اَنْ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے بَلَغَنِی اَنْ زَیْدٌ اَنَا لَمَّا اِیَّی نَوْمٌ۔

۵۔ حروف تَخْفِیضِ اور وہ چار ہیں، اَلَّا۔ هَلَّا۔ کَوْمًا۔ لَوْلَا۔

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں تو ابھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہوگا۔ جیسے هَلَّا

نُصَبْتُ؟ تو کیوں نماز نہیں پڑھتا؟ اور اسی واسطے ان کو حروف تَخْفِیضِ

کہتے ہیں۔ کیونکہ تَخْفِیضِ کے معنی ہیں ابھارنا اور رغبت دلانا۔ خوب سمجھ لو۔

اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا

ہے۔ جیسے هَلَّا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ؟ تو نے عصر کی نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس لئے

ان کو حروف تَنْدِیْمِ بھی کہتے ہیں۔

۷۔ صرف توقع؛ اور یہ قد ہے۔ یہ حرف ماضی کو ماضی قریب کر دیتا ہے۔ اور بے شک کے معنی دیتا ہے اور مضارع میں تھلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ جَاءَ سَيِّدٌ زَيْدٌ آیا ہے یا بے شک زید آیا ہے۔ اور قَدْ يَجِيئُ زَيْدٌ زید کبھی آتا ہے۔ اور کبھی مضارع میں بھی بے شک کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللهُ بِشَيْءٍ اللہ جانتا ہے۔

۸۔ حروف استفہام، اور وہ تین ہیں؛ مَا هَذِهِ۔ هَلْ۔

یہ تینوں شروع میں آتے ہیں۔ جیسے مَا اسْمُكَ؟ اَسْرَيْدُ قَائِمٌ؟ هَلْ سَرَيْدٌ قَائِمٌ؟

۹۔ صرف رَدُّوعُ کَلَّأَ ہے اور یہ اکثر انکار و منع کے لئے آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے كَعْدَ سَرَيْدٍ۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا كَلَّأَ بَرَكْرَهً نَهِيئًا۔ اور كَلَّأَ حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے كَلَّأَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ہ بے شک قریب ہے کہ تم جانو گے۔

۱۰۔ تنوین؛ اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے۔ جن میں سے دو یہ ہیں؛-

(۱) تَمَكَّنُ جِيسِي سَرَيْدٌ (۲) عَوْضٌ جِيسِي يَوْمَيْدٍ۔

يَوْمَيْدٍ اذْ، كَانْ كَذَّ اَكِي عَوْضٌ بُولَا جَاتَا هُے اور جِيْنَدِيْنِ كُو جِيْنِ اِذْ كَانْ كَذَّ اَكِي بَلْگہ بولتے ہیں۔

۱۱۔ نونِ تَاكِيْدِ، جِيسِي اِضْرِبَنَّ۔ اِضْرِبَنَّ۔

۱۲۔ لامِ مَفْتُوحَةٍ، تَاكِيْدِ كِے واسطے آتا ہے۔ جِيسِي لَزِيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۱۳۔ حروفِ زِيَادَتِ اُتْھِيں؛ اِنْ۔ اَنْ۔ مَا۔ كَا۔ مِنْ۔ كَا۔ بَا۔ لَام۔

مثالیں

مَا اِنْ سَرَيْدٌ قَائِمٌ۔ فَلَمَّا اِنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ۔ اِذَا مَا تَخْرُجُ اَخْرُجُ۔

مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو۔ مَا جَاءَنِي مِنْ أَحَدٍ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
مَا زَيْدٌ بِقَاتِلٍ رَدِفَ لَكُذِّ۔
۱۳۔ صروف شرط، اَمَّا۔ لَوْ ہیں۔

اَمَّا تفسیر کے واسطے آتا ہے، اور فاس کے جواب میں لانا ضروری ہے۔
كَقَوْلِهِ تَعَالَى، فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَمِنَ النَّاسِ
وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فَمِنَ الْجَنَّةِ۔

لَوْ دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے، پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے جیسے،
قرآن مجید میں ہے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔ اگر آسمان وزمین
میں کئی خدا ماسوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے (مگر چونکہ کئی خدا نہیں
اس لئے تباہ نہیں ہوئے)۔

۱۴۔ لَوْ لَا: یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے۔ پہلی بات ہونے کے سبب سے، جیسے
لَوْ لَا تَرِيدُ لَهْلَكَ عَمْرٌو۔ اگر زید نہ ہوتا۔ تو عمرو ہلاک ہو جاتا (مگر زید تھا اس لئے
عمرو ہلاک نہیں ہوا)۔

۱۵۔ مَا بِمَعْنَى مَا دَامَ۔ جیسے أَقَوْمٌ مَا جَلَسَ الْأَمِيرُ۔ میں کھڑا رہوں گا
جب تک امیر بیٹھے۔

۱۶۔ صروف عطف، دس ہیں: وَأَوْ۔ فَا۔ ثُمَّ۔ حَتَّى۔ اِمَّا۔ أَوْ۔ اَمْ
لَا۔ بَلْ۔ لَكِنَّ۔

تَمَامُ شَرْحِ

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

شیدی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی